© rasailojaraid.com

## شاہد قریشی

نگران، انسٹیٹیوٹ آف اسپیس اینڈ پلینٹری ایسٹروفزکس،
جامعہ کراچی

جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب

مدیر اعلیٰ "التفسیر" کراچی، السلام علیکم!

شمارہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۵ء مرحمت فرمانے کا شکریہ

حساب تقویم سے متعلق مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کا مقالہ زیر مطالعہ رہا۔ تقویم سے متعلق میری معلومات میں شرعی احکامات اور رہنمائی کی جو کمی تھی اس کو دور کرنے میں بہت مدد ملی۔ مقالہ اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ ایک مرتبہ پڑھنے سے حق ادا نہیں ہوا۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر غور جاری ہے۔ ارادہ ہے کہ اپنی رائے، جب بھی اسے کچھ استحکام حاصل ہوگا۔ آپ اور آپ کے قارئین کی نذر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

البتہ ابتدائی مطالعہ کے بعد دو باتیں ایسی ضرور ہیں جو میں اس خط کے ذریعے آپ کے توسط سے قارئین تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

۱۔ چونکہ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن دین فطرت ہے چنانچہ اسی روشنی میں شریعت میں رویت ہلال (بصری) ایک واضح شرط ہے تہذیب ترقی یافتہ ہو علم کے سمندر میں غوطہ زن ہو یا تنزلی کا شکار ہو اور علم سے بے بہرہ ہلال قمری ہر عام و خاص کے مشاہدہ میں آسکتا ہے اور ماہ و سال کا نظام جاری رہ سکتا ہے۔ البتہ شمسی تقویم کے سلسلہ میں ایسا نہیں ہے۔

۲۔ خدائے بزرگ و برتر نے تقویم کے لئے ہلال قمری کی رویت بصری کی جو قید متعین کردی ہے یہ قوانین فطرت کے محققین کے لئے ایک بہت اہم چیلنج ہے اور تا حال کوئی ایسا سائنسی اور ریاضیاتی ماڈل تیار نہیں کیا جاسکا ہے جس کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا جاسکے کہ فلاں مقام پر نوزائیدہ ہلال قمری فلاں دن ضرور نظر آجائے گا۔ کیونکہ اس میں فلکیاتی پہلو کے علاوہ موسمیاتی عناصر کا بھی دخل ہے اور موسمیاتی عناصر کا حساب قبل از وقت لگانا تا حال ناممکنات میں سے ہے۔ چنانچہ محققین قوانین فطرت اس چیلنج کی بناء پر ہی علم کو آگے بڑھانے کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں اور میری نظر میں اللہ کا ان پر احسان ہے کہ اس نے تقویم کے لئے بصری رویت کو مشروط رکھا ہے۔

اگر آپ اجازت دیں تو نہایت کم عمر (نوزائیدہ) ہلال کے موضوع پر گزشتہ ایک صدی میں جو تحقیق کا کام فلکیات دانوں نے کیا ہے اس پر ایک مقالہ آپ کے رسالہ اور قارئین کی نظر کروں۔ جس کے لئے مجھے کچھ وقت درکار ہوگا۔

والسلام

شاہد قریشی



## ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ

### (ستمبر ۲۰۰۵ء)

سہ ماہی "التفسیر" کراچی، ہر مسلک کے مذہبی مکاتب فکر میں سے بریلوی مکتب فکر عام طور پر علمی و تحقیقی مسائل سے عدم دلچسپی اور عامیانہ تصوف کی لائعنی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ حیات اجتماعی کی مشکلات اور اعلیٰ سطحی فکر و تدبر سے گریز کی ایک عمومی کیفیت اگرچہ اب بھی پائی جاتی ہے۔ تاہم مولانا غلام رسول سعیدی اور پیر کرم شاہ صاحب الازہری جیسے اصحاب علم کی کاوشوں کے نتیجے میں پچھلے کچھ عرصہ میں صورت حال میں بہتری کے آثار پیدا ہوئے ہیں۔ مذکورہ دونوں بزرگوں کی ایک اور امتیازی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے فقہ حنفی کی علمی روایت کے ساتھ وابستہ ہونے کے باوجود بہت سے مسائل میں علمی دلائل اور اجتماعی مصالح کی روشنی میں دوسری فقہی آراء سے اخذ و استفادہ کے باب میں وسیع المشربی کا طریقہ اپنایا ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے متوسلین میں بھی اس رجحان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

زیر نظر جریدہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی کے حلقہ فکر کے ایک صاحب علم اور جامعہ کراچی میں فقہ و تفسیر کے استاد ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج صاحب کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے اس کا تیسرا شمارہ (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۵ء) ہے جو مختلف علمی و فقہی مضامین پر مشتمل ہے اور ان میں سے بعض مضامین علمی مسائل میں آزادانہ غور و فکر کا نمونہ بھی پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر محمد شکیل اوج شرعی اصولوں اور فقہی جزئیات پر غور کرنے کے بعد مروجہ فقہی فتوے کے برعکس اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خواتین کے لئے ناخن پالش لگانا اور اس کے اتارے بغیر وضو اور غسل کرنا شرعی لحاظ سے بالکل درست ہے۔ ایک دوسرے مضمون میں محمد عارف خان ساقی صاحب کے نتائج تحقیق یہ ہیں کہ نبی ﷺ نے ٹخنوں کو ننگا رکھنے کا حکم عرب کی مخصوص معاشرتی روایت کے تناظر میں تکبر اور نخوت کی علت کی بنا پر دیا تھا جس کا دنیا میں مختلف معاشروں میں رائج لباس کی تمام شکلوں پر اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ "حالت نماز میں پائنچے سے ٹخنے ڈھکے رہنے کی صورت میں نماز کی صحت اور درستگی پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نماز کے "واجب الاعادہ" ہونے کا قول محض بے اعتدالی ہے۔ کسی ذاتی ضرورت یا مصلحت کے تحت شلوار کو آدھی پنڈلی پر یا ٹخنے سے اوپر رکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ شریعت لوگوں کے روزمرہ میں نہیں الجھتی۔

توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ جریدہ تحقیقی رجحانات اور مثبت علمی رویوں کے فروغ میں ایک مفید کردار ادا کرے گا۔ اس جریدے کی اشاعت کا اہتمام مجلس التفسیر کراچی کی جانب سے کیا جاتا ہے اور اس سے متعلق معلومات کے لئے پوسٹ بکس نمبر ۸۴۱۳، جامعہ کراچی، کراچی ۷۵۲۷۰ کے پتے پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔



© rasailojaraid.com